إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ۲ر

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰؎

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲؎

نمبر ۵۵	مورخہ ۶ نومبر ۱۹۳۰ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ	جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے سلسلہ میں سائمن رپورٹ پر جو تبصرہ رقم فرمایا ہے۔ وُہ بصورت ایک ضخیم کتاب انگریزی میں چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ اور ولایت بھیجدیا گیا ہے۔ اردو میں بھی عنقریب شائع ہو جائے گا۔ حضور نے سلسلہ کی دوسری اہم مصروفیات کے باوجود یہ معرکۃ الآراء تصنیف قریباً ایک ماہ میں فرمائی ؛

احباب یہ سُن کر خوش ہونگے۔ کہ جناب میر قاسم علی صاحب روبصحت ہیں۔ امید ہے۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ تک صحت ہو جائیگی احباب دعاؤں میں یاد رکھیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ کے لئے سب سے ضروری امر

آج سے قریباً ۳۲ سال قبل کے کلمات طیبات

رمیں دیکھتا ہوں۔ کہ باوجود مصائب پر مصائب آنے کے اور ہر طرف خطرہ ہی خطرہ دکھائی دینے کے لوگ ابھی تک سنگدلی اور عجب و نخوت سے کام لے رہے ہیں نادان کب تک اس بے فکری میں بسر کرینگے تا وقتیکہ لوگ ضد نہیں چھوڑتے۔ اپنی بری کرتوتوں سے باز نہیں آتے۔ اور خدا تعالےٰ سے مصالحت نہیں کرتے۔ یہ بلائیں اور مصیبتیں دور نہیں ہونے کی۔ عقلمند وُہ ہے۔ جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے۔ اور دُور اندیش وُہ ہے۔ جو مصیبت سے پہلے اُس سے بچنے کی فکر کرے ؛

انسان کو یہی لازم ہے۔ کہ آخرۃ پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے۔ کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام بلحاظ کے بھی سچی خوشی نہیں دیسکتا۔ بدکار۔ بدمعاش کو تو ہر دم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے پھر وُہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھیگا۔ آخرۃ پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں۔

۶۔ مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو ان قوموں کا حال جن پر وقتاً فوقتاً عذاب آئے۔ ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو۔ تو اُسے ملامت کر کے خشوع خضوع کا سبق دے۔ رونا اگر نہیں آتا۔ تو رونی صُورت بنائے۔ پھر خود بخود آنسو بھی نکل آئیں گے ؛

ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے۔ کہ وُہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تو تازہ معرفت ملتی ہے۔ اور اگر معرفت کا دعویٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے۔ تو یہ تری لاف گزاف ہی ہے پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کر دے۔ اور اسکو کاہلی کی جرأت نہ دلائے۔ وُہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کرے ؛

انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے۔ مگر غیب کی قضاء و قدر کی کس کو خبر ہے زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی۔ تمناؤں کا سلسلہ اور ہے۔ قضاء و قدر کا سلسلہ اور ہے۔ اور وہی سچا سلسلہ ہے۔ خدا کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں اُسے کیا معلوم ہے اُس میں کیا لکھا ہے۔ اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہیئے ؛ (الحکم ۱۳ اپریل ۱۸۹۸ء)

اخبار احمدیہ

نظارت تعلیم و تربیت کا اعلان

ایک حافظ صاحب عربی سے بھی اچھی واقفیت رکھتے ہیں۔ بریلی کے رہنے والے ہیں۔ اُردو خوب جانتے ہیں۔ ایک اچھے معلم ہیں۔ اگر کسی جماعت کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو دفتر ہذا سے خط و کتابت فرمائیں۔ پندرہ روپیہ ماہوار۔ اور کھانے پر آسکتے ہیں ؛

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کی قبولیت سے برّیت

عرصہ کئی سال سے خاکسار مبتلائے مصائب تھا۔ اب خدا کے فضل سے اس قابل ہو گیا ہوں۔ کہ احباب کو اطلاع دوں کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کا ایک تازہ نشان ظاہر ہوا ہے۔ یعنی خاکسار کے خلاف جو سترہ سال سے کیس چل رہا تھا۔ وہ خارج ہو گیا ہے۔ اور خاکسار اپنی کل جائداد پر قابض و متصرف ہو گیا ہے۔

خاکسار عبدالرحمٰن احمدی از مقام اننت ناگ کشمیر

جماعت لودھراں کا اعلان

مولوی عبدالرزاق صاحب ساکنہ لودھراں کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ انجمن ہذا کے مبلغ نہیں۔ کوئی احمدی انہیں ہماری جماعت کا مبلغ سمجھ کر کسی قسم کا معاملہ نہ کریں ؛ محمود خاں سکرٹری انجمن لودھراں ؛

دعوت آمین

بابو محمد سعید صاحب سکرٹری تبلیغ نے اپنی اکلوتی بیٹی عزیزہ سعیدہ کے ختم قرآن مجید کی خوشی میں بطور شکریہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء قریباً ستر احباب کو جن میں احمدی جماعت کے علاوہ غیر احمدی اصحاب بھی تھے۔ ایک سکالف دعوت دی۔ اس تقریب پر تقریر کرنے کے واسطے مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری کو قادیان سے بلایا گیا تھا جنہوں نے فضائل قرآن شریف پر نہایت مؤثر۔ برجستہ اور دلکش تقریر فرمائی۔ اور مسلمانوں کو قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بابو صاحب نے لڑکی کے استاد صاحب کو پوشاک اور ایک طشت مٹھائی کے علاوہ چالیس روپے نقد پیش کئے۔ خاکسار محمد عبد اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودھا

جلسہ تعزیت

مرزا امیر خاں صاحب احمدی کی حسرتناک وفات پر بصدارت حکیم مولوی عبدالواحد صاحب احمدیہ جماعت بالاکوٹ کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف احباب نے مرحوم کے سلسلہ احمدیہ سے سچی ہمدردی اور خلوص رکھنے کا تذکرہ کیا۔ بالاکوٹ میں یہی ایک نوجوان تھا۔ جو اسلامیہ کالج پشاور کی تعلیم تک پہونچا۔ ہم اس دردناک حادثہ پر وارثان مرحوم سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ خاکسار فتح محمد خاں سکرٹری جماعت احمدیہ بالاکوٹ ؛

درخواست ہائے دعا

۱۔ ان دنوں جناب سیٹھ حسن صاحب قبلہ کی تجارتی حالت گری ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خادم منیجر کارخانہ ؛

۲۔ خاکسار کا لڑکا بعارضہ نمونیا ۱۴۔ ۱۵ روز سے سخت بیمار ہے ایک لڑکا پہلے ابھی دو ماہ ہوئے۔ انتقال کر گیا ہے۔ احباب دردِ دل سے دُعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے شفائے کامل بخشے خاکسار محمد صالح قادیان ؛

۳۔ کمترین کا بڑا لڑکا منظور الحق بعارضہ تپ محرقہ سخت بیمار ہے۔ جماعت احمدیہ سے دُعا کی درخواست ہے۔ کمترین محبوب عالم ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ڑیال

۴۔ عاجز کی اہلیہ بیمار ہے۔ نیز بندہ بارہ سال سے ترقی گریڈ سے محروم ہے۔ احباب للہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو دینی اور دنیوی ترقی درجات عطا فرمائے۔ اور اہلیہ کو شفا بخشے۔ محمد شفیع گوجرانوالہ

۵۔ اس شہر میں میں اکیلا احمدی ہوں۔ مخالفین نے مجھ پر چار مقدمات پریشان کرنے کے لئے دائر کر رکھے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے کامیاب فرمائے خاکسار سید عباس علی حسینی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ

۶۔ خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ کی دونوں آنکھوں میں موتیا بند ہے۔ ڈاکٹری علاج جاری ہے۔ احباب ظاہری اور باطنی بینائی کے ازدیاد کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد طیب اللہ احمدی بصرت پور۔ بنگال ؛

۷۔ بعض حالات پیش آمدہ کی بنا پر مشوش ہوں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔ مرزا محمد حسین احمدی کوہاٹ ؛

۸۔ میں جنوری ۱۹۳۰ء سے ایک نوکری کے واسطے کوشش کر رہا ہوں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ میں کامیاب ہو جاؤں۔ خاکسار ایس۔ ایم۔ بی۔ اے

۹۔ میرے والد حافظ محمد حسین صاحب قریشی بعارضہ بخار و دردِ سینہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛ خاکسار محمد احسن قادیان

۱۰۔ عاجز کے والد میاں فضل الدین صاحب تاجر صدر بازار راولپنڈی کئی روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالغنی احمدی راولپنڈی ؛

۱۱۔ بعض مالی مشکلات کے حل اور عزیز بشارت احمد صاحب کی صحت یابی کے لئے دُعا فرمائی جائے۔ وہ دو تین ماہ سے متواتر بیمار ہیں۔ ماسٹر عبدالرحمٰن قادیان ؛

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلان

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق

مجھ سے بعض احباب نے خواہش کی ہے۔ کہ چونکہ اکتوبر میں سیرت کے جلسوں کی طرف احباب کی توجہ رہی۔ اور ان پر خرچ بھی کرنا پڑا۔ اس لئے بعض جماعتیں اور افراد چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص کی طرف پوری توجہ نہیں کر سکے۔ اس لئے اس چندہ کی میعاد بڑھا دی جائے۔ گو میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ اس میعاد کے اندر یہ چندہ پورا ہو جانا ضروری ہے۔ مگر اس مجبوری کو دیکھ کر میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو جماعتیں یا افراد اس عرصہ میں چندہ پورا ادا نہ کر سکیں۔ وہ پچیس نومبر تک چندہ پورا ادا کر دیں۔ جو جماعتیں یا افراد سوائے بیرون ہند کی جماعتوں کے جن کی میعاد پندرہ دسمبر تک ہوگی۔ اپنا چندہ ادا نہ کریں گی۔ ان پر جنوری فروری میں مزید رقم لگا کر کمی پوری کی جائے گی۔ اور اس طرح انہیں زائد رقم دینی پڑے گی۔ نیز جلسہ کے کام میں الگ نقصان ہوگا جس کا گناہ بھی ان لوگوں یا جماعتوں کے ذمہ ہوگا پس میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ احباب کوشش کر کے اپنی جماعتوں کی کوتاہی کو پورا کر دیں گے ؛ جن جماعتوں کا چندہ اکتوبر میں ادا ہو چکا ہوگا۔ ان کی فہرست الگ شائع کی جائے گی۔ تاکہ ان کے اخلاص کی یادگار قائم رہے۔ اور دوستوں کو ان کے لئے دُعا کی تحریک ہو۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد یکم نومبر ۱۹۳۰ء

اعلان نکاح

ممتازہ بیگم بنت مرزا عمر بیگ صاحب ساکن قادیان کا نکاح مرزا محمد صادق ولد مرزا حسین بیگ صاحب ساکن کھدریالہ ضلع گجرات کے ساتھ ۱۸۔ مئی ۱۹۲۹ء کو ہوا تھا۔ جس کا اعلان ۱۶۔ جولائی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر اس میں مہر ...

تصحیح اعلان :- ۲۰ نومبر کے پرچہ میں ایک تبلیغی پروگرام چھپا ہے۔ جو مولوی غلام احمد صاحب مبلغ کے دورہ کا تھا یہ ۱۷ ستمبر کو اشاعت کے لئے پہونچا تھا۔ مگر کاغذات میں مل جانے کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا۔ یہ سمجھ کر کہ ماہ نومبر کے دورہ کا پروگرام ہے۔ شائع کیا گیا۔ مگر دراصل اس کا وقت گذر چکا ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ نومبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

جماعتِ احمدیہ سے نپٹنے کے خواہشمند سُن لیں

آریہ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ امرت سر کے کچھ مُسلمانوں کے ایک جلسہ میں ایک شخص نے تقریر کرتے ہُوئے کہا:۔

"مرزا قادیان کا نبی بن جانا بھی حکومت کی چال ہے جب ہم آزاد ہو جائیں گے۔ تو سب سے پہلے احمدیہ جماعت سے نپٹ لیں گے"

ہندوؤں اور بالخصوص آریوں کے لئے اس سے بڑھکر مسرت انگیز بات کونسی ہو سکتی ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی ملکی اور مذہبی سرگرمیوں کو اپنے لئے پیغام اجل سمجھ کر یہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرتے رہیں۔ اور ان طریقوں سے مُسلمانوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے جو جماعت احمدیہ سعی پیش کرتی ہے۔ اسے بیکار رکھیں۔ چنانچہ "پرتاپ" (۳۰۔ اکتوبر) یہ الفاظ نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:۔

"امرت سر کے مسلمانوں کا یہ جلسہ قادیانیوں کے لئے ایک چیلنج ہے"

مگر ہمارے لئے یہ کوئی نیا چیلنج نہیں۔ ہم نے اسی قسم کے چیلنجوں میں زندگی پائی۔ انہیں میں پلے۔ اور انہیں میں موجودہ حالت تک پہونچے ہیں۔ ان چیلنج دینے والوں نے پہلے ہماری مخالفت میں کونسی کمی کی۔ کہ ہمیں ان سے آئندہ کسی قسم کی بھلائی کی توقع ہو۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ وُہ خدا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بالکل کیلے ہونے کی حالت میں باوجود مخالفین کی سر توڑ کوششوں اور شرارتوں کے اِتنی بڑی جماعت جس کی تعداد لاکھوں تک پہونچ چکی ہے۔ اور جو دُنیا کے بہت سے ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ عطا کر سکتا ہے۔ وُہ اس جماعت کو اپنی حفاظت اور ترقی کی طاقت بھی بخش سکتا ہے۔ اور دنیا کے بڑے سے بڑے دُشمنوں کی یورشوں سے بچا سکتا ہے۔

اس قسم کا چیلنج دینے والے تو ابھی حکومت کے خواب ہی دیکھ رہے ہیں۔ اور ان کے نجومی بتا رہے ہیں۔ کہ ان کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ ہمارا تو ایمان ہے۔ دُنیا کی کوئی بڑی سے بڑی حکومت بھی اس پودے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے لگوایا۔ یہ اِس وقت تک بڑھتا۔ پھُولتا اور پھلتا چلا آ رہا ہے۔ اور بڑھتا چلا جائے گا۔ حتےٰ کہ ساری دُنیا کے سعید الفطرت اور روحانیت کے پیاسے اس کے سایہ تلے آ جائیں گے۔ اور مشرق و مغرب۔ شمال و جنوب میں اس کی شاخیں پھیل جائیں گی۔

جن لوگوں کا یہ ایمان اور یقین ہو۔ اور یونہی نہ ہو۔ بلکہ بین اور روشن نشانات و واقعات کی بنا پر ہو۔ جن کا خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہر قدم آگے ہی آگے بڑھ رہا ہو۔ اور جو ہر روز اپنی حالت میں نمایاں اور واضح تغیر دیکھ رہے ہوں۔ وُہ خواہ دُنیا کی نظر میں کتنے ہی حقیر اور ناتواں ہوں۔ ان کے لئے کسی بڑی سے بڑی مخالف طاقت کی دھمکی یا چیلنج کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور نہ انہیں مرعوب کر سکتا ہے۔ پھر ان لوگوں کی کیا ہستی ہے۔ اور ان کے چیلنج کی کیا حقیقت۔ جو اپنے اعمال کی شامت کے باعث ذلت و ادبار کے گرداب میں پڑے اور تباہی و بربادی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ جنہیں حوادثات زمانہ کا ہر جھونکا پامال شدہ تنکوں کی طرح اڑائے پھرتا ہے۔ اور جو خدا اور رسول کے کھلے اور بدترین دشمنوں کے دامن سے وابستہ ہو کر اپنی زندگی کے دن تباہ کر رہے ہیں۔ ان میں سے اگر کسی نے یہ کہا ہے۔ کہ "جب ہم آزاد ہو جائیں گے۔ تو سب سے پہلے احمدیہ جماعت سے نپٹ لیں گے" تو اپنی انتہار درجہ کی جہالت اور نادانی کا ثبوت دینے کے علاوہ اپنے آپ کو "نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی" کی مشہور ضرب المثل کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ اول تو آزادی حاصل کرنے کے لئے جو راہ ایسے لوگوں نے اختیار کی ہے۔ وُہ کسی منزل مقصود پر نہیں پہونچا سکتی۔ اور اگر فرض کر لیا جائے۔ کہ موجودہ حالات میں آزادی حاصل ہو بھی جائے گی۔ تو وُہ ان مسلمانوں کے لئے جو ہندوؤں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ آزادی نہیں ہوگی۔ بلکہ بدترین قسم کی غلامی ہوگی۔ اور قبل اس کے کہ ایسے لوگ جماعت احمدیہ سے نپٹنے کا خیال بھی دل میں لائیں۔ ہندو ان سے خوب اچھی طرح نپٹ چکے ہونگے۔ علاوہ ازیں اگر وُہ آزاد ہو جائیں گے۔ تو جماعت احمدیہ بفضل خدا ان سے پہلے آزادی حاصل کر چکی ہوگی۔ اور اپنے ساتھ ہر نپٹنے والے کے ساتھ نپٹنے کی طاقت رکھیگی۔

باقی رہی یہ بیہودہ سرائی کہ "مرزا قادیان کا نبی بن جانا بھی حکومت کی چال ہے" یہ ان لوگوں کی نہایت ہی شرمناک افترا پردازی ہے۔ جو آج تک حکومت کو یہ کہکر جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنے میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگاتے رہے ہیں۔ کہ یہ جماعت حکومت کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے اور ابھی چند ہی دن ہُوئے۔ اسی امرت سر میں بیٹھ کر جہاں یہ کہا گیا ہے۔ کہ "مرزا قادیان کا نبی بن جانا بھی حکومت کی چال ہے"۔ ان ہی لوگوں کے لیڈر اور جماعت احمدیہ کے بدترین معاند مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا:۔

"ہماری تحقیق یہ ہے۔ کہ قادیانی نقطہ سیاست کانگرسی نقطہ نگاہ سے بلند تر ہے۔ کیونکہ کانگرس جو مکمل آزادی بھی مانگتی ہے۔ تو تمام ہندی قوموں کی مانگتی ہے۔ لیکن قادیانی نقطہ سیاست یہ ہے۔ کہ خاص قادیان کی حکومت ہو" (اہلحدیث ۱۱۔ جولائی)

پھر اسی بات کا اظہار ان الفاظ میں کیا تھا:۔

"ناظرین مذہبی اختلافات سے قطع نظر غور فرمایئے۔ کہ قادیانی نقطۂ سیاست کتنا بلند ہے۔ کہ جب تک اپنی حکومت قائم نہ کر لو۔ دم نہ لو"

اب غور فرمایئے۔ اگر کوئی حکومت یہ چال چل سکتی ہے۔ کہ اپنی حکومت اُٹھا دینے کے لئے کسی سے نبوت کا دعوےٰ کرا دے تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ "مرزا قادیان کا نبی بن جانا بھی حکومت کی چال ہے" لیکن اگر کوئی حکومت ایسی نادان نہیں ہو سکتی۔ اور یقیناً نہیں ہو سکتی۔ تو پھر اس قسم کی افتراء پردازی بھی حد درجہ کی جہالت اور نادانی ہے۔ جو محض از راہ عداوت اور کمینگی کی گئی ہے۔ بیچاری حکومت کو کسی کے نبی بننے سے تعلق ہی کیا ہو سکتا ہے۔ اور پھر حکومت بھی وُہ جو نبوت کی حقیقت سے اسی طرح بیگانہ ہے جس طرح اس نبوت کا انکار کرنے والے دوسرے لوگ۔ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی خدا نے نبی بنا کر بھیجا۔ جو ہمیشہ سے اپنے بندوں کی راہ نمائی کے لئے نبی بھیجتا رہا ہے۔ اور اس طرح انہیں قعر مذلت سے نکال کر عزت و شوکت کے بلند مقام پر کھڑا کرتا رہا ہے۔ وُہ لوگ نہایت ہی بدقسمت ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی اس نعمت کا انکار کر رہے ہیں۔ اور اس کی مخالفت میں اندھے ہو کر طرح طرح کی افترا پردازیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ یہ کفران نعمت انہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ اور وُہ اس دُنیا میں سوائے ذلت اور مسکنت کے کچھ نہ حاصل کر سکیں گے۔ کجا یہ کہ خدا تعالےٰ کے نبی کی قائم کی ہوئی جماعت کا بال بھی بیکا کر سکیں۔

کانگرس اور اچھوت اقوام

وُہ اقوام جنہیں ہندُو اچھوت قرار دیتے ہیں۔ ان کی ہستی کو مٹانے اور انہیں اپنے اندر جذب کر لینے کے لئے کانگرس بڑی بڑی کوششیں کر چکی ہے۔ اور ہزارہا روپیہ اس مقصد و مدعا کے حصول کے لئے پانی کی طرح بہاتی رہتی ہے۔ لیکن چونکہ ان اقوام میں بھی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنے حقوق کی حفاظت کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ اس لئے کانگرس کو سخت ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا ہے۔ چنانچہ مسٹر این کین جنرل سکرٹری آل انڈیا اچھوت کانگرس نے وائسرائے ہند کو اپنے خلاف کانگرس کی معاندانہ کوششوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے۔

"انڈین کانگرس نے اچھوت اقوام کی تباہی کے لئے سر توڑ کوشش کی۔ لیکن کانگرس کی معاندانہ کوششوں کے باوجود وُہ زندہ ہے۔ اور مرکزی کمیٹی تمام اچھوت اقوام ہند کی نمائندہ جماعت کی حیثیت میں بعد شان و وقار قائم ہے"

آگے چل کر مسٹر موصوف نے کانگرس کے خلاف اچھوت اقوام کے مقابلہ کا ذکر کیا ہے۔ اور اس بارے میں پوری سعی اور کوشش سے کام کرنے کا حوالہ دیا ہے۔ کانگرس نے قلیل التعداد اقوام کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اور جس نخوت اور خودسری سے ان کے اہم مطالبات کو رد کیا جاتا ہے۔ اس کا سوائے اس کے کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایسی اقوام کانگرس کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہو جائیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ وُہ اپنا متحدہ محاذ قائم کریں ؛

محکمہ ریلوے میں مسلمانوں کی حق تلفی

مسلمان جب بھی برادران وطن کی دست درازیوں سے تنگ آ کر گورنمنٹ کو اپنے حقوق کی طرف توجہ دلاتے۔ اور واقعات کے رو سے یہ ثابت کر کے دکھاتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے ہر محکمہ میں قابو یافتہ ہندو مسلمانوں کے ساتھ سخت بے انصافی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور ان پر انہوں نے سرکاری ملازمت کے دروازے بند کر رکھے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ حکومت مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے خاص توجہ مبذول کر رہی ہے۔ لیکن واقعات ہمیشہ اس کی تردید کرتے۔ اور یہ بتاتے ہیں۔ کہ اسمبلی کے اجلاس میں جو وعدے کئے جاتے ہیں محض وقت ٹالنے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ حال میں چیف میڈیکل افسر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے نے نرسوں کا انتخاب کیا حکومت کے وعدوں کو پیش نظر رکھتے ہُوئے عام طور پر یقین کیا جاتا تھا۔ کہ انتخاب میں مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے گا لیکن افسوس کہ تمام توقعات بے بنیاد ثابت ہوئیں۔ ۱۹ منتخب شدہ امیدواروں میں سے صرف دو مسلمان لئے گئے۔ حالانکہ حکومت ہند کے سرکلر نمبر ۲۵ مصدرہ ۱۵ - جولائی ۲۵ء کے مطابق ۱۹ - اسامیوں میں سے ۸ - اسامیاں مسلمانوں کو ملنی چاہیئے تھیں۔ مسلمانوں کی حقوق تلفی کی طرف محکمہ ریلوے کے ارباب حل وعقد کو توجہ کرنی چاہیئے

ہندو دھرم پر وام مارگیوں کا تصرف

ہندُو دھرم میں ہر قسم کے جانوروں کا گوشت کھانے کی اجازت ہی نہیں۔ بلکہ جانوروں کا مارنا مقدس مذہبی رسوم کی ادائگی کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور ابھی تک بہت سے علاقوں میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ لیکن سوامی دیانند جی کے چیلے آریوں نے جہاں اپنے سوامی کی تقلید میں ویدک دھرم کے اور کئی ایک اہم احکام میں تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ وہاں ان کی یہ بھی کوشش ہے کہ گوشت خوری کی اجازت اور دیوتاؤں کے لئے جانوروں کی ہلاکت کے احکام کو بھی خارج کر دیں۔ مگر اس کے لئے جو طریق انہوں نے اختیار کیا ہے۔ وُہ ایسا ہے۔ جس سے سارا ہندُو دھرم ملیامیٹ ہو جاتا ہے ؛

آریہ صاحبان گوشت خوری کو ہندُو دھرم کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں:-

"وام مارگ کا بُرا ہو جس نے مانس بھکشن (گوشت خوری) کی پاپ یکت رسم کو ہندُو دھرم میں داخل کر دیا۔ اور اسے اتنی اہمیت حاصل ہو گئی۔ کہ مانس دیوتاؤں کی بھینٹ کی چیز بن گیا۔ چنانچہ کالی دیوی کی مانس کے بھوگ کے بنا پرسن ہی نہیں ہوتی" (پرکاش ۲ نومبر)

اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ وام مارگیوں نے "مانس بھکشن کی رسم" ہندُو دھرم میں داخل کر دی تھی۔ اور ایسے رنگ میں داخل کی تھی۔ کہ اسے بہت بڑی اہمیت حاصل ہو گئی۔ اور کروڑوں ہندُو اسے ہندُو دھرم کا ضروری حکم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے لگ گئے۔ تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ وام مارگیوں کو ہندُو دھرم پر اتنا قبضہ و تصرف حاصل ہو گیا تھا۔ کہ وُہ جو چاہتے۔ کرتے تھے۔ انہیں نہ صرف اس سے روکنے والا کوئی نہ تھا۔ بلکہ جو بات بھی وُہ ہندُو دھرم میں داخل کر دیتے خواہ وُہ کتنی ہی "پاپ یکت" ہوتی۔ ہندو دھرم کے پیرو فوراً اس پر عمل شروع کر دیتے ؛

اگر کسی زمانہ میں ہندُو دھرم اسی طرح وام مارگیوں کے قابو میں رہا ہے۔ اور انہوں نے اسے نہایت بے دردی سے تختۂ مشق بنائے رکھا ہے۔ تو غور کر لو۔ ہندُو دھرم کی کوئی بھی بات اس قابل سمجھی جا سکتی ہے۔ جو وام مارگیوں کی دستبرد سے محفوظ ہو۔ اگر ایسا ہی ہوا ہے تو پھر ویدک دھرم کا کیا باقی رہ گیا

شاردا ایکٹ اور جمعیتہ العلماء صوبجات متحدہ

جمعیتہ علماء صوبہ متحدہ نے اپنے تازہ اجلاس منعقدہ لکھنؤ میں ایک قرار داد شاردا ایکٹ کے متعلق پاس کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جس دن اسمبلی کا آئندہ اجلاس شروع ہو اسی دن تمام ہندوستان میں شاردا ایکٹ کے خلاف جلسے کئے جائیں۔ شاندار مظاہرہ بصورت جلوس کیا جائے۔ اور یوم مظاہرہ کو کامیاب بنانے کی ہر امکانی سعی کریں۔ نیز دیگر مناسب مؤثر ذرائع اختیار کئے جائیں علاوہ ازیں اجلاس جمعیتہ العلماء ہند کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وُہ اس غرض کے لئے یوم مظاہرہ میں رضاکار بھرتی کرنے کا انتظام کرے۔ جو ارکان حکومت کے مکانوں پر پُرامن طریقہ سے پکٹنگ کریں۔ حتّٰی کہ وُہ مسلمانوں کے مطالبات پورے کرنے کا اطمینان دلا دیں"

ایک ایسے ایکٹ کے متعلق جس پر نفاذ کے بعد آج تک ایک دفعہ بھی کسی جگہ عمل نہیں کیا گیا۔ بجائیکہ کئی مقامات پر محض اس ایکٹ کی خلاف ورزی کے لئے بچپن کی شادیاں کرائی گئیں اس قدر شور و شر اور ایسے مظاہروں کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اور اس بارے میں اپنی طاقت اور قوت صرف کرنا قطعاً غیر ضروری اور بے فائدہ ہے۔ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ حکومت اس بات سے بخوبی آگاہ ہو چکی ہے۔ کہ مسلمان شاردا ایکٹ کے قطعاً خلاف ہیں۔ اور وُہ اس کی پابندی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اس کی اس ایکٹ کے متعلق موجودہ روش سے یہ بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ مسلمانوں کے لئے اسے غیر ضروری سمجھتی ہے۔ باقی اس کا سرکاری طور پر آج اعلان ہو یا کل۔ اس سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا۔ پھر اس قدر تگ و دو کی کیا ضرورت اور وُہ بھی اس حالت میں۔ جبکہ مسلمانوں کے مفاد سے متعلق بیسیوں امور ایسے ہیں۔ جن کے بارے میں عدم توجہی سے کام لیا جا رہا ہے ؛

علماء کی زندگی کا ثبوت

دہلی کی جمعیتہ العلماء جسے اب مردہ جمعیتہ قرار دیا جاتا ہے اس کی زندگی کا ثبوت دیتے ہوئے اخبار "الجمعیتہ" (یکم نومبر) ان علماء کے نام لکھنے کے بعد جو سیاسی شورش میں حصہ لینے کی وجہ سے قید خانوں میں پڑے ہیں۔ لکھتا ہے :-

"ان بزرگوں کے علاوہ نہ معلوم جمعیتہ کے کتنے کارکن اور کتنے متوسلین مختلف مقامات پر جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں بند ہیں۔ اگر یہ زندگی نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے۔ زندگی نام اسی کا ہے کہ دوسرے اسے محسوس کریں۔ آج دُنیا نے یہ محسوس کر لیا ہے۔ کہ ہاں مسلمانوں میں بھی ایک ایسی جماعت موجود ہے۔ جو سوائے خدائے واحد کے اور کسی

کیا نابالغ کی طرف سے اسکا ولی طلاق دے سکتا یا دِلا سکتا ہے؟

استفتاء

(ا) ایک شخص مسمی زید نے اپنے لڑکے مسمی عمرو سے اس کی بیوی مسماۃ ہندہ کو طلاق دلائی۔ (ب) زید نے اس بارہ میں اپنی طرف سے اقرار نامہ لکھتے ہوئے اس میں عمرو کی عمر ۱۵ سال بتائی۔ اور ساتھ ہی اسے نابالغ بھی لکھا۔ اور اسی بنا پر اس نے اس لڑکے سے طلاق نامہ نہیں لکھوایا۔ بلکہ اس بارہ میں خود اپنی طرف سے اقرار نامہ لکھا۔ مگر ساتھ ہی اس نے اس پر اس لڑکے کا انگوٹھا بھی لگوا دیا لیکن سرکاری کاغذات سے عمرو مذکور کی پیدائش کی تاریخ ۹ر جون ۱۹۱۸ء ثابت ہوتی ہے جس کے رُو سے اس کی عمر اس طلاق کے واقعہ کے وقت قریباً پونے تیرہ سال کی قرار پاتی ہے۔ (ج) اس طلاق سے قریباً ساڑھے چار ماہ کے بعد ہندہ مذکورہ نے ایک اور شخص مسمی بکر سے نکاح کرا لیا۔ (د) اس نکاح سے چند روز بعد ہندہ مذکورہ کی والدہ مسماۃ کلثوم نے جو عمرو کی حقیقی خالہ بھی ہے۔ عدالت میں درخواست دی۔ کہ عمرو نابالغ ہے۔ اس سے دلائی ہوئی طلاق کو غیر معتبر اور بکر سے ہندہ کے نکاح کو ناجائز قرار دیا جائے۔

الجواب

نابالغ لڑکے کا ولی حکومت کی نگرانی اور اجازت کے ماتحت اس کی طرف سے اس کی بیوی کو طلاق دے سکتا۔ اور اس سے طلاق دلوا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نکاح کے فسخ ہونے میں ہی اس لڑکے کی بہبودی متصور ہو۔ اور اس نکاح کا قائم رہنا اس کے لئے نقصان رساں ہو۔ یا اس کا قائم رہنا اس کی بیوی کے لئے تکلیف دہ اور موجب ضرر ہو۔ اور اس کے فسخ ہونے سے اس لڑکے کا کوئی ایسا نقصان متصور نہ ہو۔ جیسا کہ اس کے قائم رہنے سے اس کی بیوی کو غیر معمولی طور پر ضرر اور تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر وہ خود بخود اس نابالغ کے نکاح کو فسخ کر دے۔ اور بعد میں حکومت پر ثابت ہو جائے۔ کہ اس نے مذکورہ بالا حد کے اندر رہ کر اس نکاح کو فسخ نہیں کیا۔ بلکہ وہ اس حد سے باہر نکل گیا ہے۔ تو حکومت اس نکاح کو قائم رکھ سکتی۔ اور اس کے فسخ کو کالعدم قرار دے سکتی ہے۔

اس حکم کی بنا ر اس بات پر ہے۔ کہ

(ا) نکاح درحقیقت مرد اور عورت کے درمیان ایک بڑا بھاری معاہدہ ہوتا ہے۔ جس میں ہر فریق دوسرے فریق کے حق میں اپنے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ واری لینے کا اقرار کرتا ہے۔ اور یہ اقرار ایک غیر محدود عرصہ کے لئے بلکہ حقیقتاً زندگی بھر کے لئے ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے اس کا نام میثاق غلیظ رکھا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ واخذن منکم میثاقاً غلیظاً (نساء۔ ع ۳) اور یہ ظاہر ہے۔ کہ کوئی نابالغ اس قسم کا کوئی معاہدہ اور معاملہ کرنے کا اہل نہیں ہوتا۔ ورنہ اس کا ایسا معاہدہ اور معاملہ شرعاً معتبر ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے نکاح کے لئے عمر کے لحاظ سے ایک حد مقرر کر دی ہے۔ جیسا کہ آیت وابتلوا الیتامیٰ حتیٰ اذا بلغوا النکاح (نساء۔ ع ۱) سے ظاہر ہے۔ پس اس حد سے قبل کا نکاح جو نابالغ کے ولی نے کرایا ہو۔ ان معنوں میں نکاح نہیں ہو سکتا۔ جن میں اس حد کے بعد کا نکاح شرعاً نکاح کہلاتا ہے۔ جس کے بعد قرآن کریم کی رُو سے میاں بیوی کی باہم متاہلانہ زندگی کے شروع ہونے میں کوئی حالت منتظرہ حائل نہیں ہوتی۔

بعض لوگ آیت واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلاثۃ اشھر واللائی لم یحضن (طلاق۔ ع ۱) سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کا نکاح جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ قرآن کریم کی رو سے لڑکے یا لڑکی کے نابالغ ہونے کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ استدلال صحیح نہیں۔ کیونکہ واللائی لم یحضن کے معنے نابالغ عورتوں کے نہیں ہو سکتے۔ ورنہ اس آیت میں اور سورۂ احزاب ع ۶ کی آیت اذا نکحتم المؤمنات ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فمالکم علیھن من عدۃ تعتدونھا میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ جس سے ایسی عورتوں کی کوئی عدت نہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور نیز سورہ طلاق کی مذکورہ بالا آیت میں من نسائکم کا لفظ صاف بتا رہا ہے۔ کہ یہ تین ماہ کی عدت نساء کے لئے ہے۔ نہ کہ نابالغ لڑکیوں کے لئے (نابالغ لڑکیاں صرف تغلیب کے طریق پر جبکہ کوئی قرینہ صارفہ موجود ہو نساء میں داخل متصور ہو سکتی ہیں۔ اس لفظ کے حقیقی معنوں کی رُو سے وہ ان میں داخل نہیں ہو سکتیں) غرض اس آیت میں دراصل نابالغ لڑکیوں کی عدت یا طلاق یا نکاح کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ لم یحضن سے ایسی عورتیں مراد ہیں۔ جن کا حیض کسی عارضہ کی وجہ سے ایسے طور پر بند ہو۔ کہ اس نے انہیں اللائی یئسن من المحیض کے حکم میں داخل کر رکھا ہو۔

بعض لوگ آیت فان خفتم الا تقسطوا فی الیتامیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء (نساء۔ ع ۱) میں یتامیٰ کے معنے نابالغ بے پدر لڑکیوں کے کر کے اس آیت سے نابالغ لڑکیوں کے ایسے نکاح کے جواز کا حکم نکالتے ہیں۔ جس کے جواز کے لئے اللہ تعالےٰ نے بلوغت کی حد مقرر کی ہے۔ حالانکہ لا تقسطوا فی الیتامیٰ میں نکاح کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ اور اگر مان بھی لیا جائے۔ کہ یہ یتامیٰ کے نکاح کے متعلق ہی آیت ہے۔ تو بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ اس جگہ یتامیٰ سے مراد نابالغ بے پدر لڑکیاں ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں یتیم کا لفظ عورتوں کے لئے استعمال ہونے کی صورت میں نابالغوں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ ہر عمر کی بیکس عورتیں یتیمہ ہی کہلاتی ہیں۔ اگر ایک عورت بالغہ ہے۔ مگر غیر شادی شدہ ہے۔ اور اس کے والد کا سایہ بھی اس کے سر پر نہیں۔ تو وہ بھی یتیمہ ہے۔ اور اگر ایک عورت بیوہ یا مطلقہ ہے۔ اور اس کا کوئی سر پرست نہیں۔ تو وہ بھی یتیمہ ہے۔ قال ابو عبیدۃ تدعیٰ یتیمۃ مالم تتزوج۔ فاذا تزوجت زال عنھا اسم الیتیم (تاج العروس) ان ہی معنوں میں یہ لفظ قرآن کریم میں ایک اور مقام پر بھی استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ سورۂ نساء ع ۱۹ میں آتا ہے۔ وما یتلیٰ علیکم فی یتامی النساء۔ جس میں نساء یعنی بالغہ عورتوں کا نام یتامیٰ رکھا گیا ہے۔ علاوہ اس کے اس آیت میں فانکحوا ما طاب لکم من النساء کے الفاظ اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ نکاح کے وقت مرد پر طاب لکم کے الفاظ کا صادق آنا یعنی اس میں اس بات کی اہلیت کا موجود ہونا ضروری ہے۔ کہ وہ اس تعلق کی نزاکت کو سمجھ کر اپنے لئے موزوں اور مناسب جوڑا پسند کر سکتا ہو۔ جو بلوغت پر موقوف ہے۔ اور عورت کے لئے من النساء یعنی بالغہ ہونا ضروری ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ خود اس آیت میں بھی حقیقی نکاح کے لئے مرد و عورت ہر دو کا بالغ ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(ب) اگرچہ قرآن کریم میں اس بات کا تصریح سے ذکر کہیں نہیں ملتا۔ کہ نابالغ کی طرف سے اس کا ولی نکاح کے معاملہ اور معاہدہ کو طے کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔ لیکن یہ بات قرآن کریم میں بتصریح مذکور ہے۔ کہ اگر کسی وقت کسی نابالغ کی طرف سے کسی اہم معاہدہ اور معاملہ کو عمل میں لانے کی ضرورت پیش آئے۔ تو اس کا ولی اس کی طرف سے ایسا معاملہ کر سکتا ہے۔ جیسا کہ آیت فلیملل ولیہٗ بالعدل سے روشن ہوتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ نکاح کے ذریعہ سے تعلقات کے بڑھنے کے نتیجہ میں علی العموم ہر دو فریق کو یا کسی ایک فریق کو بہت سے اہم فوائد اور منافع حاصل ہو جاتے ہیں۔ پس اگر کسی نابالغ کے لئے کوئی ایسا رشتہ

میّسر آجائے۔ جو اس کے لئے ایک نعمت نظر آتا ہو۔ اور اس سے اس کی محرومی اس کے لئے سخت نقصان کا موجب معلوم ہو۔ اور اس کی بلوغت کا انتظار کرنے کی گنجایش نہ ہو۔ تو اس کے ولی کا اس نعمت سے اسے محروم رکھنا اس کی ولایت کے مفہوم کے بالکل منافی اور ایک طرح سے اس پر ایک بہت بڑا ظلم ہوگا۔ اس لئے شریعت نے اسکو ناجائز نہیں قرار دیا۔ بلکہ جائز رکھا ہے۔ مگر اس کو وہ حیثیت الیٰ قوۃ نہیں دی۔ جو حقیقی نکاح کو یعنی اس نکاح کو حاصل ہوتی ہے جس میں فریقین بالغ ہوں۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عایشہ رضؓ کو نکاح کے بعد معاً اپنے گھر میں نہیں لائے تھے۔ بلکہ اس سے کئی سال بعد انکے بالغ ہونے پران کا رخصتانہ کرایا تھا۔ اور اسی وجہ سے نابالغ لڑکی کے نکاح کی صورت میں شریعت نے اسے خیارالبلوغ کا حق دیا ہے۔ جس کے رو سے بلوغت کے وقت اسے اس بات کا اختیار ہوتا ہے۔ کہ عدالت کے سامنے اس نکاح کے متعلق اپنی ناپسندیدگی ظاہر کر کے اس سے آزادی حاصل کرلے۔ کیونکہ تعلق نکاح کے نتیجہ میں وہ زندگی بھر کے لئے ایک شخص کے ماتحت ہوجاتی ہے۔ اور جب تک اسے خاوند یا قاضی یا موت اس تعلق سے آزاد نہ کرے۔ وہ اس سے کسی صورت میں بھی آزاد نہیں ہوسکتی۔ پس ممکن نہ تھا۔ کہ ایسا معاہدہ کرنے میں جس کے نتیجہ میں ہمیشہ کے لئے اس کی آزادی ایک غیر شخص کے ہاتھ میں آرہی ہوتی ہے۔ اس کا اپنا کوئی دخل نہ ہوتا۔ ہاں لڑکا چونکہ لڑکی کی پسندیدگی اور حکومت کی منظوری اور اجازت کے بغیر بھی خود بخود اس تعلق سے آزادی حاصل کرسکتا ہے۔ اس لئے اس کو خیارالبلوغ کا حق نہیں دیا گیا۔ کیونکہ خیارالبلوغ کا حق حکومت کے ذریعہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور مرد کو اس معاملہ میں حکومت کا دروازہ کھٹکھٹانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ اس پر بھی اخذن منکم میثاقاً غلیظا کے مطابق ایک بہت بڑی ذمہ واری آرہی ہوتی ہے۔ اس لئے اگر وہ نابالغ ہو تو اس صورت میں اس تعلق میں گونہ خامی موجود ہوتی ہے جس کا نتیجہ اس تعلق کو توڑنے کی حقیقی ضرورت پیش آنے پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ایسی صورت میں اس نابالغ کی بلوغت کا انتظار کرنے کے بغیر بھی اس کا نکاح فسخ ہوسکتا ہے۔ لیکن چونکہ فسخ نکاح سے اس نابالغ یا اس کی عزت اور حیثیت کو نقصان پہنچنے کا علے العموم احتمال ہوتا ہے۔ اور ولی کا کام اس نابالغ کی بہتری اور بہبودی کے پہلو کو اختیار کرنا۔ اور اس کے حقوق کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ولی کو اس معاملہ میں کلی اختیار حاصل نہیں۔ بلکہ حکومت کو اس پر بھی نگرانی کرنے کا حق اور مقام حاصل ہوتا ہے۔ (ج) ایک بالغ شخص کی بیوی کی طرف سے حکومت کے پاس قطع تعلق نکاح کی درخواست پیش ہونے کی متعدد صورتوں میں حکومت اس بات کا اختیار رکھتی ہے۔ کہ اس شخص کی مرضی کے خلاف بھی اس تعلق کو توڑ سکے جن میں سے ایک خلع کی صورت بھی ہے۔ حالانکہ بالغ میاں بیوی کا نکاح حقیقی معنوں میں نکاح ہوتا ہے۔ پس جب حکومت ایک حقیقی اور کامل نکاح کو یعنی بالغ مرد و عورت کے نکاح کو عورت کی درخواست پر بھی عندالضرورت فسخ کرسکتی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ ایسے نکاح کو جو ابھی حقیقی معنوں میں نکاح کہلانے کا مستحق ہی نہیں بنا۔ اور ابھی اس کی حیثیت درحقیقت نکاح کے مقدمہ اور اس کی بنیاد کی ہے۔ عندالضرورۃ بطریق اولیٰ فسخ کرسکتی ہے۔ اور چونکہ لڑکے یا لڑکی کی عدم بلوغت کی حالت میں اس لڑکے یا لڑکی یا دونوں کے مصالح کے ماتحت بسا اوقات انکے نکاح کو فسخ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں اس تعلق کو قائم رکھنا ہر دو فریق کے حق میں سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ یا ان میں سے ایک کے حق میں سخت نقصان کا موجب ہوتا ہے۔ اور دوسرے فریق کو اس تعلق کے ٹوٹنے سے کوئی ایسا بڑا نقصان نہیں پہنچتا۔ اس لئے ایسے موقع پر اس تعلق کو توڑنا ہی ضروری یا مناسب ہوتا ہے۔ پس جب ضرورت حقہ موجود ہو۔ اور اس کے مقابل پر کوئی ایسا مانع موجود نہ ہو۔ تو حکومت اس تعلق کو توڑ سکتی ہے۔ (د) نابالغ کا ولی اس کی ولایت کے معاملہ میں دراصل حکومت کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اس لئے وہ عندالضرورت حکومت کے قائم مقام کی حیثیت میں اس نابالغ کے نکاح کو فسخ کرسکتا یا بلفظ دیگر اس نابالغ کی طرف سے اس کی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ لیکن حکومت کو اختیار ہے۔ کہ اگر وہ اس کے اس فعل کو بے محل سمجھے۔ اور اس میں اس نابالغ کی حق تلفی معلوم کرے۔ تو وہ اس طلاق یا فسخ کو کالعدم قرار دیکر اس کے نکاح کو قائم رکھے۔

نابالغ لڑکے کا ولی اس لڑکے کی بیوی کو حقیقی اور واقعی ضرورت کے پیش آنے پر طلاق دے سکتا ہے۔ لیکن اگر حکومت اس کے اس فعل کو بے محل سمجھے۔ تو وہ اسے کالعدم قرار دیکر اس نکاح کو قائم رکھ سکتی ہے۔ یہ حق خدا تعالےٰ نے ولی کو نہیں بلکہ حکومت کو دیا ہے۔ اور ولی کو حکومت کے واسطہ سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ آیت وابتلوا الیتامیٰ حتےٰ اذا بلغوا النکاح فان آنستم منھم رشداً فادفعوا الیھم اموالھم میں یتیم کے اموال کی نگرانی کا حقیقی ذمہ دار حکومت کو ہی قرار دیا گیا ہے۔ اور ولی کو حکومت کے ماتحت رکھا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ نکاح کی وجہ سے قائم ہونے والے حقوق کی قدر و قیمت اور نابالغ کی عزت و وقار کی منزلت اور اہمیت اموال کی قدر و قیمت سے بہت بڑھ کر ہے۔ بلکہ اموال کی حیثیت ان حقوق اور عزت و آبرو کے مقابلہ میں محض ایک آلہ اور خادم کی ہے۔ جیسا کہ ولا تؤتوا السفھاء اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاماً سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ پس جب اموال کی حفاظت اور نگرانی میں ولی کی کوئی مستقل حیثیت نہیں ہے۔ بلکہ وہ حکومت کی طرف سے ایک مفوض السر شخص کی حیثیت رکھتا ہے۔ تو اس سے بمراتب اعلےٰ و ارفع چیز یعنی اس کے حقوق زوجیت اور عزت و آبرو کی نگرانی بطریق اولیٰ حکومت ہی کے سپرد ہوگی۔ اور حکومت کے واسطہ سے اور حکومت کے ماتحت ولی نگران متصور ہوگا۔ (اسی بنا پر تمام فقہا نے بلا اختلاف اس حجر (اموال پر تصرف کرسکنے میں بندش) کا حق حکومت کے لئے ہی تسلیم کیا ہے) اور یہی احکام ان تمام امور پر چسپاں ہونگے۔ جن سے مادی فوائد وابستہ ہیں۔

اس جگہ اس بات کو واضح کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ عندالضرورت فسخ نکاح کے لئے عورت کی طرف سے یا اس کے ولی کی طرف سے ہی درخواست ہو۔ بلکہ اس کے بغیر بھی حکومت یا لڑکے کا ولی اس تعلق کو توڑ سکتا۔ اور لڑکے کی طرف سے لڑکی کو طلاق دے سکتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ بعض صورتوں میں نکاح کو توڑنے میں ہی فریقین کی یا لڑکے کی بہتری ہوتی ہے۔ اور اس تعلق کا قائم رہنا ہر دو فریق کے لئے یا ان میں سے ایک فریق کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ اور بعض صورتوں میں اس تعلق کا قائم رہنا لڑکے کے لئے اتنا مفید نہیں ہوتا جتنا وہ لڑکی کے لئے نقصان رساں اور مضر اور تکلیف دِہ ہوتا ہے۔ یا بالعکس لڑکی کے لئے وہ اتنا فائدہ بخش اور راحت کا موجب نہیں ہوتا جتنا کہ وہ لڑکے کے لئے تکلیف دہ اور نقصان رساں ہوتا ہے۔ پس ایسی صورتوں میں حکومت کو اور حکومت کی نگرانی میں ولی کو اختیار ہوگا۔ کہ فریقین کی یا کسی ایک فریق کی ضرورت یا مصلحت کو مدنظر اور اس بات کو پیش نظر رکھ کر کہ اس تعلق کو توڑنے کا نفع بحیثیت مجموعی اس کے نقصان سے بہت زیادہ ہے۔ اس تعلق کو توڑ دے۔

اگر نابالغ کا ولی اس نابالغ سے اس کی بیوی کو طلاق دلوائے۔ تو یہ طلاق اس لڑکے کی دی ہوئی نہیں متصور ہوگی۔ بلکہ اس کے ولی کی دی ہوئی سمجھی جائے گی۔ اور اس لڑکے کے ساختہ پرداختہ کا ہر طرح سے اس کا ولی (ولی ہونے کی حیثیت میں) ذمہ دار ہوگا۔ اور اگر نابالغ لڑکا اپنی بیوی کو خود اپنی مرضی سے طلاق دے۔ تو وہ شرعاً نافذ نہیں ہوگی۔ اور

بے حقیقت متصور ہوگی۔ کیونکہ نابالغ مرفوع القلم ہوتا ہے۔

چونکہ ولی کی غلطی سے دانستہ یا نادانستہ۔ نابالغ کو اس تعلق کے ٹوٹنے سے نقصان پہنچے کا یا اس تعلق کو توڑنے کے فوائد کے مقابلہ میں اس کے نقصانات کے زیادہ ہونے کا احتمال علے العموم ہو سکتا ہے۔ اس لئے نہ صرف اس نابالغ کے کسی قریبی رشتہ دار کو بلکہ ہر اس شخص کو جو اس تعلق کے ٹوٹنے میں اس نابالغ کی حق تلفی سمجھتا ہو۔ نہ صرف اختیار ہے۔ بلکہ اس کے لئے مناسب اور اس کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ اس نابالغ کی بہبودی کی غرض سے اس حق تلفی کی طرف حکومت کو توجہ دلائے۔ اور جب حکومت پر اس معاملہ میں نابالغ کی حق تلفی ثابت ہو جائے۔ تو اس ولی کے توڑے ہوئے تعلق کو قائم رکھ سکتی ہے۔ ہاں اگر حکومت کے دخل دینے سے پہلے اس لڑکی کا کسی اور جگہ نکاح ہو چکا ہو۔ تو چونکہ اس صورت میں اس نئے تعلق کو توڑنا اور پہلے تعلق کو پھر دوبارہ قائم کرنا اس لڑکی کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ اس لئے اگر اس نابالغ کو اس کے نکاح کے ٹوٹنے سے اتنا بڑا نقصان نہ پہنچتا ہو۔ جتنا کہ اب اس لڑکی کا دوسرا نکاح تڑوانے سے اس کا نقصان متصور ہے۔ تو اس صورت میں حکومت اس لڑکے کی کسی حد تک حق تلفی ہونے کے باوجود بھی اس نابالغ کے ولی کے فیصلہ کو منسوخ نہیں کریگی۔ اور ہر پیش آمدہ صورت واقعہ کے مناسب حال۔ اس کے نفع اور نقصان کے پہلوؤں کا موازنہ کر کے وہ فیصلہ کریگی۔ جس میں نقصان نسبتاً کم اور فائدہ زیادہ ہو۔

اگر سرکاری کاغذات کی شہادت یا کوئی اور اسی پایہ کی زبردست شہادت کسی لڑکے کو نابالغ اور اس کی عمر کو چھوٹی ثابت کرتی ہو۔ اور اس لڑکے کا اپنا بیان اس کے خلاف یہ ظاہر کرتا ہو۔ کہ اس کی عمر اس سے کئی سال زیادہ ہے۔ اور کوئی ایسی زبردست شہادت جو سرکاری کاغذات کی شہادت کا مقابلہ کر سکتی ہو۔ اس لڑکے کے بیان کی تائید میں موجود نہ ہو۔ تو سرکاری کاغذات کی شہادت کو مقدم سمجھا جائیگا۔ اور اس لڑکے کے بیان کو ناقابل اعتبار تصور کیا جائیگا۔ کیونکہ اس کے بیان کا قابل اعتبار اور اثر انداز ہونا اس بات پر موقوف ہے۔ کہ پہلے اس کا بالغ ہونا ثابت ہو۔ اور جب تک اس کے نابالغ ہونے کے دلائل یا قرائن کے خلاف کوئی قوی وجہ موجود نہ ہو۔ اس وقت تک محض اس لڑکے کے بیان کی بناء پر اس کے خلاف کوئی فیصلہ صادر کرنا ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ مثلاً ایک لڑکا جس کی ولادت جو سرکاری کاغذات سے معلوم ہوتی ہو۔ اسے دس سال کا ثابت کرتی ہو۔ اور اس کے باپ کی عمر قریباً پچیس سال کی ہو۔ اور اس لڑکے کو وراثت وغیرہ کے ذریعہ سے کوئی جائداد حاصل ہوئی ہو۔ اور اس کا باپ مثلاً اور شادی کرنا چاہتا ہو۔ اور اس شادی کے مصارف کو پورا کرنے کے لئے اسی جائداد کو کسی شخص کے پاس فروخت کر دے۔ جو اس لڑکے کو حاصل ہوئی ہے۔ اور اس میں یہ بھی لکھدے کہ اس لڑکے کی عمر اس وقت پندرہ سال کی ہے۔ اور اس لڑکے کے دستخط بھی بیع نامہ پر ثبت کرادے۔ تو محض اس تحریر کی بناء پر اس لڑکے کو بالغ قرار دیدیا جائیگا۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسی صورت میں اس لڑکے کا یہ بیان کہ میری عمر پندرہ سال کی ہے۔ بالکل بے حقیقت ہوگا۔ پس اس طرح اس زیر بحث صورت میں بھی اس لڑکے کے بیان پر اس کے خلاف فیصلہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ (محمد اسمٰعیل مولوی فاضل قادیان)

ناظم انجمن اہلحدیث دینا نگر کے نام کھلی چٹھی

آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۳۰ء کو موضع طالب پور بھنگواں متصل گورداسپور میں مناظرہ ہوا تھا۔ اور جماعت احمدیہ کے مناظرین کی نمایاں کامیابی پر جبکہ عین مناظرہ میں تین افراد نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونیکا اعلان کیا تھا۔ رسوائی مٹانے کے لئے اور اہلحدیث کے بہترین مناظر لانے کے خیال سے آپ نے مجھے ایک تحریری چیلنج دیا تھا۔ جو حسب ذیل ہے۔

"انجمن اہلحدیث دینا نگر کی طرف سے مرزائیوں کو دعوت ہے۔ کہ ہمارے ساتھ مندرجہ ذیل مضمون پر بحث کرلیں۔ مرزا صاحب نبی تھے یا ...... اب مرزائیوں کو اختیار ہے۔ دونوں جزوں میں سے جو جزو چاہیں لیں۔ دوسری جزو ہمیں دیں گے۔ (راقم حکیم محمد علی ناظم انجمن اہلحدیث دینا نگر۔ حال مقام بھنگواں ۲۸ ستمبر)"

میں نے اسیوقت آپکے پیغامبر کے ہاتھ ہی مندرجہ ذیل تحریری جواب دیا تھا۔

"ہمیں آپکا عام چیلنج منظور ہے۔ آپکا مجوزہ مضمون ہمیں منظور ہے۔ ایک مضمون ہماری طرف سے تجویز ہوگا۔ جو آپکو ماننا پڑیگا۔ ورنہ آپکا فرار ثابت ہوگا۔ تاکہ مناظرہ میں مساوات کی شرط رہے۔ تصفیہ شرائط و اوقات وغیرہ کیلئے اپنا نمایندہ بھیجدیں۔ دعوت آپکی طرف سے ہے۔ اس لئے دینا نگر میں انتظام رہائش و قیام امن آپکے ذمہ ہوگا"

مگر آجتک نہ آپکا نمایندہ آیا۔ نہ کوئی جواب موصول ہوا۔ بھنگواں میں بھی ہم آپکے نمایندہ کیلئے چشم براہ تھے۔ لیکن آپکی حالت ع گویا کہ مردہ اند نظر آتی ہے۔ اگر آپکے مناظروں میں طالبپور کے مناظرہ کی بعد دم خم ہی۔ تو اپنے چیلنج پر قائم رہکر انکو بلائیں ہاں یاد رہے کہ چونکہ فی الحال دینا نگر میں جماعت احمدیہ نہیں ہے۔ اسلئے انتظام رہائش وغیرہ آپکے ذمہ ہے۔ اور یوں چیلنج کرنیسے بھی کچھ ذمہ واری ہونی چاہیئے۔ میں آپکے نمایندہ کا اس تحریر کی اشاعت کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کرونگا۔ انشاء اللہ

(خاکسار سلسلہ احمدیہ کا ادنیٰ ترین خادم اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل قادیان)

اکتوبر میں چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ پورا کرنے والی جماعتیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق جو اعلان فرمایا ہے۔ اس میں لکھا ہے "جن جماعتوں کا چندہ اکتوبر میں ادا ہو چکا ہوگا۔ ان کی فہرست الگ شائع کی جائے گی۔ تاکہ انکے اخلاص کی یادگار قائم رہے۔ اور دوستوں کو ان کے لئے دعا کی تحریک ہو"

اس ارشاد کی تعمیل میں ان جماعتوں کی فہرست جنھوں نے چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص ۳۱ اکتوبر تک پورا کر دیا ہے۔ درج ذیل کی جاتی ہے۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور دیگر احباب دعا خیر سے یاد کریں۔

(۱) سیکھواں ضلع گورداسپور (۲) گورداسپور (۳) پٹھانکوٹ دولت پور (۴) راوی برج۔ (۵) سمرٹیال ضلع سیالکوٹ۔ (۶) منیر آباد (۷) جڑانوالہ ضلع لائل پور (۸) شور کوٹ۔ (۹) سلانوالی (۱۰) ایبٹ آباد (۱۱) اودھووال ریلا ہڑیال۔ (۱۲) سرائے نورنگ (۱۳) خانیوال ضلع ملتان (۱۴) ڈیرہ غازیخان (۱۵) لدھیانہ (۱۶) انبالہ شہر (۱۷) توپخانہ ۱۳-۱۲ (۱۸) دہلی (۱۹) چندوسی (۲۰) اٹاوہ (۲۱) سکندر آباد۔ (۲۲) اڈیکور (۲۳) عبادان (۲۴) چک ۹۶ ۔ (۲۵) چک ۳۲

(قائم مقام ناظر بیت المال)

الفضل کے وی پی

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ اکتوبر سے ۱۴ نومبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام وی پی کئے جا رہے ہیں۔ جو ۱۰ نومبر کو پہنچیں گے۔ مہربانی فرما کر وصول کر لئے جائیں۔ یہ بات قابل نوٹ ہے۔ کہ جون ۱۹۳۰ء سے اخبار ہفتہ میں تین بار ہو چکا ہے۔ اور اکثر احباب سے چندہ بحساب آٹھ روپے وصول ہوا تھا۔ حالانکہ چندہ جون سے ۱۲ سالانہ ہے۔ اس لئے یہ کمی قیمت ۱ ماہوار کے حساب سے بھی قیمت ختم ہونے کی تاریخ تک وی پی میں شامل ہوگی۔ کچھ غلط فہمی نہ ہو۔

(مینیجر الفضل قادیان)

ہندوستان بھر میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جلسوں کی روئدادیں جلد شایع کرنے اور اخبار کے محدود صفحات ہونے کی وجہ سے اب سے نہایت مختصر خلاصہ شایع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر مفصل رپورٹیں درج کی جائیں۔ تو بمشکل کئی ہفتوں میں وہ ختم ہوں گی۔ امید ہے۔ احباب اس مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے معذور خیال فرمائیں گے ؛ (ایڈیٹر)

تاروا (بنگال) زیر صدارت منشی دیوان دین احمد صاحب جلسہ ہوا۔ میاں واحد اللہ صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار۔ صاحب صدر۔ اور منشی شمس الدین صاحب نے تقریریں کیں جلسہ میں ہندو اصحاب بھی شامل ہوئے ؛ (خاکسار محبوب الرحمٰن انصاری)

کوٹلہ مغلاں (ڈیرہ غازیخان) زیر صدارت حاجی مرزا محمد اکبر خان صاحب ذیلدار جلسہ منعقد ہوا۔ حاضری سو سے زائد تھی۔ اور ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ مولوی مجیب الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اور حافظ عبدالرحمٰن صاحب حکیم حاذق نے تقریریں کیں (خاکسار مرزا غلام سرور)

ادرحمان (شاہ پور) زیر صدارت میاں خدابخش صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد میاں نور احمد صاحب مولا بخش صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں (محمد حیات ملازم)

مونگیر (بہار) بصدارت بابو سری کرشن سنگھ صاحب جو کہ صوبہ بہار کے مشہور لیڈروں میں سے ہیں۔ جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی محمد ظریف صاحب وکیل نے اغراض جلسہ بیان کیں۔ بعدہٗ بابو تارنی پرشاد سنگھ اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ؛ (وزارت حسین)

ہلدیا (ضلع پوری) زیر صدارت جناب رگھوناتھ راسنگھ صاحب ولیعہد راجہ ہلدیا جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی سید صمصام علی صاحب۔ مولوی فیاض الدین صاحب منشی عبدالحمید خان صاحب منشی عنایت خان صاحب حکیم شیخ جعفر صاحب عزیز خانصاحب محمود خان وسلم خان صاحب نے تقریریں کیں ؛

کیرنگ (بہار و اڑیسہ) صدر مہاجن بلند خان صاحب تھے۔ منشی عجیب لال خان صاحب نمبردار منشی نصیب خان صاحب پوسٹ ماسٹر قاضی شیخ حسن صاحب عزیز الدین سنار خان صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ میں ہندو اصحاب بھی شریک ہوئے ؛

پاٹنک نگرپاڑا (بہار و اڑیسہ) زیر صدارت پنڈت گوپی ناتھ صاحب ترپاٹھی جلسہ منعقد ہوا۔ ارشاد خان صاحب احمدی شیخ شاہجہان صاحب۔ عنایت خان صاحب۔ رحیم خان محسن خان صاحب نے تقریریں کیں۔ اردگرد کے ہندو اصحاب بھی شریک جلسہ ہوئے ؛

نرگاؤں (بہار و اڑیسہ) صدر جلسہ رئیس اعظم بابکے بے میرتا صاحب اور مقررین مندرجہ ذیل تھے۔ چودھری مولوی بھیکن خان صاحب۔ عبدالعزیز خان صاحب۔ حسن خان صاحب۔ عمر علی محمد صاحب۔ بقاء الرحمٰن شیخ محسن صاحب جلسہ میں تمام علاقہ کے ہندو شامل ہوئے۔ اور جلسہ بڑا کامیاب رہا۔

باچپور (بہار و اڑیسہ) جلسہ زیر صدارت بابو بانا بار صاحب اسسٹنٹ سٹیلمنٹ آفیسر منعقد ہوا۔ مولوی سید صمصام علی صاحب منشی حسن خان صاحب۔ عبدالحمید خان صاحب حکیم شیخ جعفر صاحب۔ مولوی فیاض الدین خانصاحب گلاب خان صاحب۔ محمود خان صاحب مسلم خان صاحب۔ پانچو خان صاحب۔ اوجال خان صاحب نے مختلف مضمونوں پر تقریریں کیں۔ صاحب صدر نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے احمدیوں کو مبارکباد دی (خاکسار گلاب خان احمدی)

لدھے والا وڑائچ (گوجرانوالہ) زیر صدارت ڈاکٹر سید محمد عنایت اللہ شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ میاں احمد دین صاحب طالب علم ایف۔ اے کلاس نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ صاحب صدر کی تقریر کے بعد جلسہ ختم ہوا (عبدالرحمٰن مدرس)

جام پور (ڈیرہ غازیخان) ۲۶ر اکتوبر جلسہ ہوا۔ جس میں جناب دیوان دھرم چند صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ اور لالہ شاموں لال صاحب نمبردار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں تقریریں کیں۔ ان کے بعد حکیم محمد یار صاحب فوق نے تقریر کی۔ جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ (خاکسار حبیب الرحمٰن ناظم تعلیم)

پنڈی بہاء الدین:۔ بصدارت ڈاکٹر چھوٹی لال صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزہ نصرت جہاں بیگم بنت چودھری علی اکبر صاحب ایک سات سالہ بچی نے نظم پڑھی۔ مولوی میاں خاں صاحب ہیڈ ماسٹر اور مولوی نور الٰہی صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ میں ہندو سکھ احباب بھی کثرت سے شامل ہوئے ؛ (نامہ نگار)

کرم پورہ:۔ زیر صدارت چودہری امام الدین صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں آٹھ اصحاب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار غلام حیدر)

تمکانی (ڈیرہ غازیخان) زیر صدارت خان سردار خان صاحب ہیڈ ماسٹر جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا انتظام خاکسار اور منشی احمد یار خان صاحب نے کیا۔ سامعین میں سے چوتھا حصہ ہندو اصحاب کا تھا۔ محمد عبداللہ۔ محمد حسین صاحب۔ غلام قاسم حق نواز طلباء کے علاوہ خاکسار اور مولوی شیر محمد خان صاحب نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں۔ (حکیم جیٹھا رام درما)

بہبل چک (گورداسپور) زیر صدارت شیخ میاں محمد صاحب جلسہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد منشی غلام محمد صاحب اور حافظ نور محمد صاحب نے تقریریں کیں ؛

تخت غلام نبی (گورداسپور) زیر صدارت شیخ فضل کریم صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ منشی غلام محمد صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ صاحب صدر کی مختصر تقریر کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندو اصحاب بھی شامل جلسہ تھے ؛

فیض اللہ چک:۔ زیر صدارت منشی نور محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ شیخ کریم اللہ صاحب احمدی ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے تقریریں کیں حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ عورتوں کا بھی جلسہ ہوا۔ فیض اللہ چک کے قریب اوڈوں کے ایک ڈیرے میں شیخ عظیم اللہ صاحب نے ان کو اکٹھا کر کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی ؛

ست کوہا (ضلع گورداسپور) زیر صدارت چودہری مختار احمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ نور محمد صاحب نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر کی۔ سامعین کی تعداد کافی تھی (خاکسار [illegible])

منٹھیا نوالہ:۔ بصدارت نمبردار دیہ جلسہ کیا گیا۔ مولوی عبدالخالق صاحب نے تقریر کی ؛

بھاڈنگ:۔ بصدارت نمبردار صاحب سالارہ والا جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے تقریر کی ؛

کھیوا:۔ زیر صدارت چودہری فضل داد خان صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے تقریر کی ؛ (خاکسار سید طفیل محمد شاہ سالار (عالم))

لکھیم پور:۔ زیر صدارت جناب سورج نرائن صاحب ڈسٹرکٹ ایڈووکیٹ جلسہ منعقد ہوا۔ مختلف اصحاب نے تقاریر کیں۔ حاضرین کی تعداد چھ سو سے زائد تھی۔ اہل ہنود بھی شامل جلسہ تھے۔ جناب صدر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ (ایم عبدالرشید خان)

پٹنہ:۔ زیر صدارت مسٹر کے۔ پی جیسوال بیرسٹر فیلو آف پٹنہ یونیورسٹی ماہر علم تاریخ و آثار قدیمہ جلسہ منعقد ہوا۔ پرنسپل ڈی۔ این سین۔ ایم۔ اے۔ آئی۔ ای۔ ایس نے انگریزی میں اور مولوی زین العابدین صاحب ندوی اور مولوی

محمود ونیر صاحب وکیل نے اردو میں تقریریں کیں۔ جلسہ اسلامیہ ہال میں ہوا۔ حاضرین کی تعداد اڑہائی ہزار کے قریب تھی۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے۔ مولانا شفیع داؤدی۔ جسٹس خواجہ نواب مولوی نور محمد صاحب ایڈیٹر اخبار اتحاد وغیرہ معزز احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ (سید اختر احمد)

گورکھپور۔ زیر صدارت جناب پروفیسر محمد فاروق صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کئی ہزار تھی۔ ہر مذہب و ملت و ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ (عبد الباقی)

لدھیانہ۔ زیر صدارت جناب پروفیسر غلام عباس خان صاحب ایم۔ اے مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ (ابو البشارت بشیر احمد)

محبوب نگر۔ (علاقہ نظام) زیر صدارت جناب مولوی میر باسط علی خان صاحب ایم۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد چارسو کے قریب تھی۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل تھے۔ خاکسار نے جلسہ کے قیام کا مقصد واضح کیا۔ میرے بعد صاحبزادہ مولوی محمد علی خان صاحب منصف مولوی مہدی علی خان صاحب۔ مولوی اسید حسین صاحب مولوی محمد عبد الرحیم صاحب و مولوی ابوطیب صاحب۔ پنڈت نارائن راؤ صاحب نے مختلف مضامین پر تقاریر کیں۔ جلسہ کامیاب ہوا۔ اختتام پر مختلف اسلامی کتب ہندو عہدہ داران کو بطور تحفہ دی گئیں۔ (محمد عبد الرحیم)

مودھا (یوپی) حاضرین کی تعداد اڑہائی سو کے قریب تھی۔ نثار محمد صاحب و چوہدری محمد یوسف صاحب احمدی۔ مولوی بادلخان صاحب غیر احمدی و بھبوتی شنکر صاحب پانڈے نے مختلف مضامین پر تقریریں کیں۔ (خاکسار محمد شفیع)

رہتک۔ جناب پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے جلسہ کا اہتمام کیا۔ اور تقریر کی۔ مسلم و غیر مسلم اصحاب بہت کثرت سے شریک ہوئے۔ مستری مقیم الدین صاحب قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے اس جلسہ کے اخراجات برداشت کئے۔ اور شہر میں منادی کرائی۔ نیز حاجی اللہ دین صاحب ممبر کمیٹی۔ اور جان محمد خان صاحب بھی قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے جلسہ کو رونق دی۔ (مستری معز الدین)

رنگون۔ زیر صدارت ملک محمد خلیل احمد صاحب انجمن احمدیہ ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔ جناب عباس علی صاحب مونس۔ چوہدری عنایت اللہ خان صاحب و جناب محی الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ (ای عبد القادر)

ڈیرہ غازیخان۔ بصدارت اخوند محمد افضل خان صاحب میونسپل کمشنر جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس شیخ عبد الرحیم صاحب وکیل۔ لالہ ایشور چندر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل۔ مولوی محمد الدین صاحب۔ ملک مولا بخش صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ ہندو معززین کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ (جنرل سکرٹری)

بجوپورہ (سہارنپور) جلسہ میں بابو علاء الدین صاحب منشی شرف الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ ہر مذہب و ملت کے آدمی موجود تھے۔

محمد پور۔ جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حافظ عبد السبحان صاحب نے تقریر کی (علاؤ الدین)

الہ آباد۔ ریلوے کوارٹریں بر مکان بابو محمد یوسف صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ بابو صاحب نے دلچسپ تقریر کی۔ دوسرا جلسہ محلہ شاہ گنج میں خواتین کا ہوا۔ جس میں عورتوں کو مختلف مضامین سنائے گئے۔ (امیر الدین)

کراچی۔ زیر صدارت ڈاکٹر حاجی خان یوسف زئی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مسٹر الہ داد صاحب۔ مولوی حامد علی صاحب اور مولوی احمد یار صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں۔ جلسہ کامیاب رہا۔ (رفیع الزمان)

بگول (ضلع گورداسپور) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں ہوئیں۔ جلسہ میں ہندو سکھ صاحبان بھی شریک ہوئے۔ (خاکسار اسمٰعیل)

کانپور۔ شب کو ۷ سے ۱۰ بجے تک جلسہ ہوا۔ مختلف اصحاب نے تقریریں کیں۔ (بشیر احمد)

لودھراں۔ زیر انتظام شیخ محمد رمضان صاحب جلسہ ہوا۔ مولوی محمد سلیم صاحب۔ سید انور شاہ صاحب۔ میاں محمد بخش صاحب۔ سید عبد القیوم شاہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف شعبوں پر تقریریں کیں۔ (محمود خان)

اسلام پور (ملتان) زیر صدارت بابو محمد شفیع صاحب جلسہ ہوا۔ صاحب صدر اور شیخ محمد سلطان صاحب نے تقریریں کیں۔ (محمد علی)

شکار (گورداسپور) جلسہ ہوا۔ مولوی قمر الدین صاحب اور ایک اور صاحب نے تقریریں کیں۔ (قاسم خان)

بہلولپور۔ (گورداسپور) جلسہ ہوا۔ مولوی قمر الدین صاحب اور خاکسار عبد الجبار خان نے مختلف مضامین پر تقاریر کیں۔ غیر احمدی احباب بھی شامل جلسہ ہوئے۔

لنڈی کوتل۔ زیر صدارت سید افضل شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ جناب تحصیلدار صاحب علاقہ قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے جلسے کے انعقاد میں امداد دی۔ وقت کا سد باب کیا۔ (مسیح الدین احمد)

چک نمبر ۳۱۱/۱۰ ۔ زیر صدارت چوہدری غلام محمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ چوہدری رشید احمد صاحب و چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب نے تقریریں کیں۔ ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ (سکرٹری)

باؤنی۔ زیر صدارت ہز ہائی نس نواب مشتاق الحسن خان صاحب والئی ریاست باؤنی جلسہ منعقد ہوا۔ محمد ابراہیم صاحب احمدی نے تقریر کی۔ جناب نواب صاحب موصوف اور جناب شو پرشاد صاحب خزانچی ریاست قابل شکریہ ہیں۔ جنہوں نے جلسے کے انتظام میں مدد دی۔ (محمد ابراہیم ایم۔ بی۔ پی۔ ایس)

گنج (لاہور) خاکسار شیخ احمد اور شیخ محمد امین سابق ساگر چند صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے تقریریں کیں۔ (اکرم الدین)

راماداس۔ (ضلع امرتسر) بر مکان چوہدری مہر الدین صاحب میونسپل کمشنر جلسہ منعقد ہوا۔ مختلف اصحاب نے نہایت اعلے تقریریں کیں۔ (خاکسار سید عبد الخالق فاروقی)

صوابی (پشاور) تحصیل کی مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ متعدد حضرات نے تقریریں کیں۔ ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ (خاکسار اعراف اللہ احمدی)

مٹیانہ (راجپورہ) خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر لیکچر دیا۔ (فتح محمد)

ملکوال۔ جلسہ ہوا۔ خاکسار نے اور ڈاکٹر رام ناتھ صاحب اسسٹنٹ سرجن اور ایک اور مولوی صاحب نے تقریریں کیں۔ حاضرین کی تعداد دوسو تک پہنچ گئی۔ (خاکسار قاضی محمد عبد اللہ بھٹی)

کوٹ گوڑا۔ (سیالکوٹ) زیر صدارت میاں عبد الوہاب صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ .... چوہدری محمد حیات صاحب۔ چوہدری تاج الدین صاحب۔ مولوی محمد الدین صاحب چوہدری خدا بخش صاحب اور عبد الوہاب صاحب نے تقریریں کیں۔ (خاکسار میاں عبد العزیز)

بالاکوٹ۔ زیر صدارت فقیر خان صاحب جاگیر دار جلسہ منعقد ہوا۔ محمد زمان خان صاحب اور مفتی محمد منظور صاحب نے لیکچر دیئے۔ (خاکسار حکیم عبد الواحد)

چٹاگانگ (بنگال) زیر صدارت شمس العلماء مسٹر کمال الدین احمد ایم۔ اے۔ آئی۔ ای۔ ایس ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز منعقد ہوا۔ رائے صاحب بابو سوکھیند و بیکاش صاحب وکیل پروفیسر عبد اللطیف صاحب۔ بابو رمیش چندر سن صاحب۔ بابو شاچرن سن اور پروفیسر خلیل الرحمٰن صاحب نے تقریریں کیں۔ بعض نے انگریزی میں اور بعض نے بنگالی زبان میں۔ آخیر میں صاحب صدر نے اردو زبان میں تقاریر پر ریویو کیا۔ جلسہ میں بڑے بڑے مقتدر اور معزز غیر مسلموں نے حصہ لیا۔

(خاکسار زینت علی)

غیر معمولی رعایت

جو لوگ اپنے خطوط ۱۴ و ۱۵ر نومبر ۱۹۳۰ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں ایک روپیہ کی چیز ۸ر میں ملیگی

یہ مجرب اور مفید ادویات جن کے متعلق جناب ایڈیٹر صاحب الفضل اپنے اخبار ۲۹ر جون ۱۹۲۶ء کے اشتہار میں لکھتے ہیں "کہ ان ادویات کا میں نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزما کر مفید ہونیکا اطمینان نہ حاصل کر لیں امید ہے۔ کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے"۔

کیونکہ موسم سرما شروع ہے۔ اکسیر اعظم اور اکسیر البدن کے استعمال کیلئے یہ موسم بہت اچھا ہے۔ اور نیز ان ادویات کی شہرت اور یہ یقین دلانے کیلئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں وہ لوگ جنکی درخواستیں ٹھیک ۱۴۔۱۵ر نومبر کو ڈاکخانہ میں ڈالی جائینگی۔ انہیں ۸ر فی روپیہ کی رعایت پر یہ ادویات ملینگی محض ان ادویات کی شہرت کیلئے یہ حیرت انگیز رعایت دیجارہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے۔ کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کرینگے۔ وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہمارے گاہک بن جائینگے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔ تو اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھکر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

اس سرمہ پر ڈاکٹر و شیفتہ اور حکما فریفتہ ہیں۔ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں ضعف بصر۔ ککرے جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ اسکا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا۔ اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پائینگے قیمت فی تولہ ۱۲ر علاوہ محصول

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب :- پرنسپل جامعہ احمدیہ و سیکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دُور ہو گئی۔ اور انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدون آپ کے کہنے کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو اس غرض کے واسطے آپ تک پہونچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شایع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں"۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی و جسمانی و اعصابی کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے (پنجہ) محصول ڈاک علاوہ؛

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر "الحکم" اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپکو یہ لکھ رہا ہوں میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنیکی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ مینے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اسکا خط آیا ہے اسکا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی مینے استعمال کرنی شروع کر دی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں"۔ شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالےٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت "اکسیر البدن" ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"۔

اکسیر اعظم

اس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے۔ یہ ایک لاثانی چیز ہے۔ جس کی موجودگی نے طبی دُنیا میں ایک رُوح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل و دماغ و اعصاب۔ ضعف بصر۔ ضعف باضمہ۔ اعصابی درد۔ نزلہ۔ درد سر۔ شقیقہ۔ بے خوابی۔ مسوڑوں سے خون کا آنا۔ منہ سے پانی جاری رہنا۔ دانتوں کا درد۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ دمہ۔ پرانی کھانسی۔ منہ سے خون کا آنا۔ قے۔ ڈکاروں کی کثرت۔ معدہ کی ترشی۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ پیشاب کی کثرت۔ ذیابیطس۔ جریان۔ خرابی خون وغیرہ کے لئے یہ تریاق آخری اور یقینی علاج ہے۔ مستورات کے امراض بانجھ پن اور جریان الرحم کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا ہے۔ قیمت پوری خوراک نو روپے آٹھ آنے (للعہ)

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بادگولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی انڈے۔ بالائی۔ مکھن وغیرہ مرغن غذائیں ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے؛

دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی جو کہ ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ صرف دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ؛

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق :- اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں "کہ کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کے لئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی اور میری تمام معدہ و شکم کی شکایات رفع ہو گئیں۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کام میں برکت دے"۔

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان گوشت خورہ خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲ر علاوہ محصول

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں "کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ علاوہ دانتوں کو مفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کے عوارض کے لئے بھی بہت مفید ہے"۔

نوٹ :- جن صاحب کا آرڈر بعد از منہائی رعایت بیس روپے کا ہوگا۔ انہیں محصول ڈاک معاف رہیگا۔ غیر ممالک میں ڈاک دیر سے پہونچتی ہے۔ ان کیلئے بجائے ۱۴ و ۱۵ نومبر کے ۱۴۔۱۵ر دسمبر کی تاریخیں ہونگی؛ چونکہ غیر ممالک میں وی۔ پی نہیں جا سکتا۔ اس لئے غیر ممالک کے اصحاب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصول ڈاک معہ پیکنگ ایک روپیہ آٹھ آنے فی پونڈ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنا چاہیئے؛

ملنے کا پتہ :- مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— جمعہ کے روز شام کے وقت باغ ملکہ دہلی کے نزدیک گولی چل گئی۔ ایک شخص مرکزی تھانہ پولیس کے سامنے پراسرار طریق پر ادھر ادھر منڈلا رہا تھا۔ ایک پولیس والے نے اس کا تعاقب کیا۔ اس نے ریوالور نکالا۔ اور گولی چلادی ایک راہگیر زخمی ہوا۔ حملہ آور فائدہ اٹھا کر بھاگ گیا۔ دوسرے دن بعد دوپہر پولیس نے اسے ایک نامعلوم کارروائی کرتے ہوئے دیکھا۔ جب پولیس اس کے نزدیک پہونچی۔ تو اس نے مڑکر فی الفور ایک پولیس والے پر تین فائر کردیئے۔ جس سے وہ مجروح ہوگیا۔ پولیس والوں نے ملزم کا تعاقب کیا۔ وہ ایک دوکان میں پناہ گزین ہوا۔ اگرچہ ملزم مسلح تھا۔ لیکن عبدالواحد انسپکٹر پولیس نے لپک کر ملزم کو پکڑ لیا۔ اور اس سے ہتھیار چھین لئے۔ ملزم مقدمہ سازش لاہور کا مفرور دشمن ہے۔ ملزم کا ایک اور ساتھی یورپین لباس پہنے ہوئے تھا جو ہجوم میں غائب ہوگیا ؛

—— بمبئی۔ ۳۱ر اکتوبر۔ ہوبس اور سوٹیلف جو انگلستان کے مشہور و معروف کرکٹر ہیں۔ آج ڈاک کے جہاز میں یہاں وارد ہوئے۔ آپ مہاراجہ کمار وجیانگرام کے مہمان ہونگے۔ اور ان کی زیر کمان ہندوستان اور سیلون میں کئی میچ کھیلینگے۔

—— نیو دہلی سے یکم نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ آفریدی جرگہ کے متعلق ابھی تک کوئی معتبر اطلاع موصول نہیں ہوئی لیکن دیکھ بھال کرنے والے ہوائی جہاز رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ باغ کے جرگہ میں قبائل کی عظیم بھیڑ بھاڑ تھی۔ آفریدی ابھی تک اکثر امور میں متفق نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن اس امر پر عموماً سب متفق تھے۔ کہ تیراہ میں سڑکیں تعمیر نہیں ہونی چاہئیں۔ انگریزی فوجیں پروگرام کے مطابق بلا مزاحمت مصروف عمل ہیں۔ ابھی تک یہ خیال غالب ہے۔ کہ باغی قبائل جن میں زیادہ تر خلافتی ہیں۔ انیر میں ہماری بیرونی چوکیوں پر حملہ کرینگے ؛

—— حکومت ہند نے ۲۴ر اکتوبر تک ملک کی سیاسی حالت پر جو رپورٹ شایع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ پنجاب میں تمام کانگریس کمیٹیوں کو خلاف قانون قرار دینے سے ملک کے امن پسند لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا ہے۔ لیکن مقدمہ سازش لاہور کے فیصلہ پر تمام شہروں میں مظاہرے کئے گئے۔ تشدد پسند لوگوں کے پاس بہت سا مادہ آتشگیر موجود ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ تشدد اور دہشت کی وارداتوں میں بہت زیادہ ترقی ہوجائے ؛

—— پشاور سے یکم نومبر کی خبر ہے۔ کہ گذشتہ رات قصہ خوانی بازار میں بم پھینکا گیا۔ جس سے ایک آدمی کو خفیف زخم آئے۔ بم دیسی ساخت کا بیان کیا جاتا ہے۔

—— نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کی مجلس مشاورت کے ایک جلسے میں آٹھ ماہ کے واپسی ٹکٹ بند کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔ کیونکہ یہ ٹکٹ جعلی طور پر استعمال کئے جارہے ہیں۔ مجلس بالعموم اس بات پر متفق ہے ؛

—— فوجی جھنڈے میں سکھوں کا زرد رنگ بڑھانے کے متعلق پنڈت سے سنتانم اور پنڈت جواہر لال نہرو کی خط و کتابت کے شایع ہوتے ہی سکھوں نے کانگریس کے خلاف بغاوت برپا کردی۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے کانگریس کے رویہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ سکھ لاہور اور امرتسر میں پکٹنگ بند کردیں۔ کیونکہ کانگریس نے ان کے مطالبات کو ٹھکرا دیا ہے ؛

—— بمبئی۔ یکم نومبر۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ جنہیں وائسرائے ہند نے سر ابراہیم رحمت اللہ کی جگہ گول میز کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ لندن روانہ ہوگئے ؛

—— لندن۔ ۳۱ر اکتوبر۔ مسٹر ایچ۔ اے مولسن بیرسٹر گول میز کانفرنس کے ہندوستانی مندوبین کے غیر سرکاری یورپین طبقہ کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں ؛

—— یکم نومبر کے اخبار "مدراس میل" کا نامہ نگار تیروچندر سے رقمطراز ہے۔ کہ بائی گھاٹ ضلع تناولی کے ہندوؤں اور عیسائیوں میں کل بلوہ ہوگیا۔ ۲۱ آدمی زخمی ہوئے ہیں ؛

—— لاہور۔ یکم نومبر۔ بھنگیوں کی یونین کا ایک ڈیپوٹیشن عنقریب وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ اور لوکل باڈیوں میں یونین کیلئے کافی نمائندگی کی درخواست کرے گا ؛

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگریسی لیڈر اس سوال پر غور کر رہے ہیں۔ کہ جس دن لندن میں گول میز کانفرنس کا افتتاح ہو۔ اس دن ہندوستان میں اس کے خلاف عالمگیر مظاہرہ کیا جائے۔ اس دن کا نام "یوم تاریک" ہوگا۔ ماتمی جلوس نکالے جائیں گے۔ اور جلسے کئے جائینگے ؛

—— لاہور میں جن بزازوں نے کانگریس کے معاہدوں کی خلاف ورزی کرکے بدیشی مال کی فروخت شروع کردی ہے ان کی دوکانوں پر یکم نومبر سے پکٹنگ شروع کردیا گیا ہے۔ موچی دروازہ میں بھی پکٹنگ ہو رہا ہے ؛

—— الہ آباد میں پنڈت گووند کانت مالوی جنرل سکرٹری انڈین نیشنل کانگریس پر زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند مقدمہ چلایا گیا۔ اور زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) ۱½ سال قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اگر جرمانہ نہ ادا کریں۔ تو مزید چھ ماہ قید سخت بھگتیں۔ دہلی میں مسز سیتہ۔ ایم۔ سین گپتا قائم مقام صدر انڈین نیشنل کانگریس کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ اور انہیں دفعہ ۱۲۴ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت ایک سال قید محض۔ دفعہ ۱۷ (الف) قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت ۶ ماہ قید محض۔ اور پکٹنگ آرڈی نینس کے ماتحت ۶ ماہ قید۔ یہ سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی۔

—— لندن۔ ۲ر نومبر۔ سنڈے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ گول میز کانفرنس کے ہندو مسلمان نمائندے متحدہ مطالبہ پیش کرنے پر رضامند ہوگئے ہیں۔ کانفرنس کے آغاز میں یہ مطالبہ پیش کردیا جائے گا۔ اور اس امر پر زور دیا جائے گا۔ کہ اگر برطانوی گورنمنٹ تسلیم نہ کرے۔ کہ درجہ نوآبادیات دے دیا جائیگا۔ تو آئندہ مباحثہ جاری نہیں رکھا جائے گا ؛

—— پشاور۔ ۳ر نومبر۔ باغ میں جو آفریدی جرگہ منعقد ہوا۔ وہ بغیر کسی خاص فیصلہ پر پہونچنے کے ختم ہوگیا ؛

—— نئی دہلی۔ ۲ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر گیا پرشاد سنگھ نے اسمبلی میں ٹیلیگراف ایکٹ ۱۸۸۵ء کی ترمیم کا مسودہ قانون پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اس ترمیم کا مدعا یہ ہوگا۔ کہ ایکٹ کی دفعہ ۵ کی ضمنی دفعہ (۱) کے دوسرے حصے کو اڑا دیا جائے۔ اس میں گورنمنٹ کو تاریں روکنے کا اختیار دیا گیا ہے ؛

—— جمشید پور۔ یکم نومبر۔ ایک آنہ کشتی کا کرایہ بچانے کی خاطر ایک مارواڑی نوجوان جس کے پاس ۲۰۰۰ روپے تھے گھاٹ سلا کے نزدیک دریا کو پار کرنے لگا۔ مگر لہر بہا کر لے گئی اور وہ ڈوب گیا ؛

—— امرتسر ۳ر نومبر۔ آج مجسٹریٹ درجہ اول نے مگھن سنگھ عرف نرائن آریہ سی۔ سوشیل کمار، سدراج سنگھ اور موٹا کے خلاف مقدمہ سازش کا فیصلہ سنادیا۔ عدالت نے تمام ملزمان کو سشن سپرد کردیا ہے ؛

—— لندن۔ ۳۱ر اکتوبر۔ لیگ آف نیشنز کے گلڈ ہال میں ایک ڈنر کے موقعہ پر پرنس آف ویلز نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا برطانوی دولت عامہ دنیا کے لئے ایک مثال ہے۔ اس موقعہ تقریر پر تمام نوآبادیات اور ہندوستان کے نمائندے موجود تھے۔ پرنس نے کہا۔ یہ اجتماع تمام انسانی آبادی کے چوتھائی حصہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس میں مختلف نسلوں۔ زبانوں اور ملکوں کے نمائندے موجود ہیں۔ جو اپنی اپنی قومیت کی تبدریج ترقی کر رہے ہیں۔ وہ اپنے تنازعات کو گول میز کے گرد جمع ہوکر فیصل کرتے ہیں ؛

—— انگورہ۔ ۳۰ر اکتوبر۔ ترک آبادی اس امید میں کہ مخالف پارٹی برسراقتدار آجائیگی ٹیکسوں کی ادائگی سے انکار کر رہی ہے کل اسمبلی میں وزیراعظم عصمت پاشا نے اعلان کیا۔ کہ ٹیکسوں میں تخفیف ... [illegible]

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)